باب الفتاویٰ

مردار اور خون خرید کر مرغیوں کی خوراک تیار کرنا

سوال: ایک آدمی خون اور مردار خرید کر مرغیوں کے لیے خوراک تیار کرتا ہے، اور اور پھر اسے فروخت کرتا ہے۔ کیا ایسا کاروبار شرعاً جائز ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

سائل
محمد عبد اللہ کھرڑ یانوالہ فیصل آباد

الجواب وھو الموفق للصواب

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ شریعت اسلامیہ نے خون اور مردار کو حرام قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حرام چیز کی خرید و فروخت بھی حرام اور ناجائز ہوتی ہے چنانچہ آپ نے فتح مکہ کے وقت اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ مردار کی چربی سے کشتیوں کو روغن، چمڑے کو نرم کیا جاتا ہے نیز لوگ روشنی کے لیے بھی اسے استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا استعمال حرام ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: ۔ قاتل اللہ الیھود ان اللہ لما حرم شحومھا جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنھا (بخاری کتاب البیوع) اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے کہ ان پر مردار کی چربی حرام تھی، انھوں نے اسے گرم کرنے کے بعد فروخت کرنا شروع کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے۔ بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیتے ہیں تو اس کی خرید و فروخت اور قیمت بھی حرام ہو جاتی ہے (ابو داؤد)

بعض روایات کے الفاظ تو بہت واضح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت، مردار اور اس کی قیمت، خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ خون اور مردار چونکہ نص قرآنی سے حرام ہیں لہذا ان کی خرید و فروخت بھی حرام اور ناجائز ہے لہذا مرغیوں کی خوراک بنانے کے لیے خون اور مردار کی خرید و فروخت درست نہیں ہے۔ یہ کوئی مجبوری یا اضطراری حالت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار ذرائع معاش پیدا کر رکھے ہیں۔ لہذا اس حرام کاروبار کے بجائے کوئی اور ذریعہ معاش اختیار کر لیا جائے۔ چونکہ کسب حلال کو عبادت

کی قبولیت میں بڑا دخل ہے۔ یہ مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ذریعہ معاش کا بہانہ بنا کر ایک حرام کام سے چمٹا رہے لہذا خون اور مردار کا کاروبار ناجائز اور حرام ہے۔ اور ان کا استعمال بھی درست نہیں۔ البتہ مزید کے بغیر کہیں سے خون وغیرہ مل جائے، تو مرغیوں کی خوراک وغیرہ تیار کی جا سکتی ہے لیکن اس خوراک کی خرید و فروخت پھر بھی حرام ہی رہے گی۔ صرف مرغیوں کو یہ خوراک کھلائی جا سکتی ہے۔ بہتر ہے کہ کوئی اور کاروبار تلاش کر لیا جائے تاکہ اس حرام کی کمائی سے دور رہا جا سکے۔ واللہ اعلم بالصواب

بوقتِ ضرورت مریض کو خون دینا

۲۔ سوال:۔ انتقال الدم میں مریض کو بوقت ضرورت خون دینا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

سائل۔

عبدالغفار لیسروری۔ سیالکوٹ

الجواب وھو الموفق للصواب

مریض کو بوقت ضرورت خون دینا دورِ حاضر کا ایک جدید مسئلہ ہے ویسے تو انسان کا خون حرام ہے اور یہ حرمت اس کے نجس اور پلید ہونے کی بنا پر نہیں۔ کیونکہ انسان کا خون پلید نہیں ہے بلکہ اس کی حرمت انسان کے احترام کے پیش نظر ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دین اسلام کو بارگراں نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ آسانی اور سہولت کا ارادہ رکھتے ہیں نیز ضرورت کے وقت حرام چیزیں بھی مباح ہو جاتی ہیں۔ اسی بنا پر انسانی خون دوسرے انسان کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے چند ایک شرائط ہیں۔

ا۔ کوئی ماہر طبیب خون کے استعمال کو ناگزیر قرار دے دے۔

ب ۔ خون کے علاوہ کوئی اور متبادل چیز نہ ہو جس سے مریض کی جان بچ سکے یا وہ صحت کے قابل ہو سکے۔

ج ۔ محض قوت یا جسمانی حسن میں اضافہ کا ارادہ نہ ہو کیونکہ یہ ایک فیشن ہے حقیقی ضرورت نہیں ہے

د ۔ خون کا لینا دینا کسی کاروباری غرض سے نہ ہو بقیہ ص ۴۴ پر